حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

اور

تحریک پاکستان

حقائق کی روشنی میں

از افادات

ساجد خان نقشبندی

نام رسالہ	حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور تحریک پاکستان حقائق کی روشنی میں
مصنف	ساجد خان نقشبندی
ترتیب	محمد عباس عباسی (ایڈووکیٹ)
اشاعت	یکم جولائی 2011ء
قیمت	20 روپے
رابطہ	E-mail: maabbasi1@yahoo.com , msrana77@yahoo.com

اہتمام

شہزاد علی ڈھلوں ایڈووکیٹ، عابد غفار خان کاکڑ ایڈووکیٹ

ظفر رشید باجوہ ایڈووکیٹ، منظور احمد مغل ایڈووکیٹ، زبیر احمد ... ایڈووکیٹ

عبدالرحمٰن، فیصل چیمہ ایڈووکیٹ

میں بنے ہوئے ہیں، جہاں شناختی کارڈ سے لیکر پاسپورٹ تک تمام سرکاری وغیر سرکاری کاغذات پر "پاکستانی" لکھ کر اپنی پہچان کروائی جاتی ہے۔۔۔ میں ڈیروی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر میں حضرت شیخ الاسلام اس وجہ سے مطعون ہیں کہ انہوں نے ہندو کے ساتھ اتحاد کیا، جبکہ دوسری طرف آپ کے ممدوح قائد شاہ احمد نورانی صاحب کبھی نظام مصطفیٰ تحریک، تو کبھی ختم نبوت تحریک، تو کبھی متحدہ مجلس عمل کی صورت میں اور حال ہی میں آپ کی جماعت کے صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے ناموس رسالت محاذ کی صورت میں ایسے لوگوں سے اتحاد کیا جو آپ کے ممدوح احمد رضا خان کے نزدیک نہ صرف معاذ اللہ مرتد ہیں بلکہ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے بھی انہی کی طرح مرتد ہیں ڈیروی صاحب! کیا وجہ ہے کہ اگر مختلف ملکی معاملات پر ان سے اتحاد ہو سکتا ہے اور یہ اتحاد بقول آپ لوگوں کے آپ کے قائدین کی سیاسی بصیرت کی دلیل بن جائے کہ انہوں نے مختلف مسالک کو کسی ایک مسئلہ کیلئے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر لیا تو ایک ملک کی آزادی کیلئے اس ملک کی قوموں کے ساتھ اتحاد کرنا سیاسی بصیرت اور دور اندیشی کی دلیل کیوں نہیں بن سکتا؟؟؟ کیا صرف اس لئے کہ اس اتحاد کو تشکیل دینے والے نے "الشہاب الثاقب" لکھنے کا جرم کیا تھا؟؟ جس نے آپ کے ممدوح کے رچائے ہوئے ڈرامے کو طشت از بام کر دیا تھا جواب دیجئے ڈیروی صاحب!۔۔جواب دیجئے۔۔۔!!!

ڈیروی صاحب نے تاریخ کو مسخ کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ دو قومی نظریے کے بانی مولوی مختار المعروف مولوی احمد رضا خان صاحب تھے اور انہی کے اس نظریہ کو بعد میں مسٹر جناح نے اپناتے ہوئے پاکستان کا مطالبہ کیا حالانکہ یہ تاریخ کا بدترین جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ خود مولوی احمد رضا خان صاحب "کانگریس" میں شمولیت کا فتویٰ دے چکے تھے چنانچہ مولوی عبد العزیز لدھیانوی نے کانگریس کی حمایت میں جو پانچ سو علماء سے فتاویٰ جات کو "نصرۃ الابرار" کے نام سے شائع کیا اس پر احمد رضا خان کا تفصیلی فتویٰ کانگریس کی حمایت کا موجود ہے، جس میں سوال نمبر سوم یہ ہے:

جماعت قومی مسمی نیشنل کانگریس جو ہندو وغیرہ سکنائے ہند کے واسطے رفع تکالیف وجلب منافع دنیاوی چند سال سے قائم ہوئی ہے اُن کا اصل اصول یہ ہے کہ بحث اُنہی امور میں جو کل جماعتہائے ہند پر ہوں اور ایسے امر کی بحث سے گریز کیا جائے جو کبھی ملت ومذہب کو مضر ہو۔۔ایسی جماعت میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں؟ (نصرۃ الابرار: ص ۱۳)

اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

جب معاملات دنیاوی میں شریک ہونا ہندو سے بموجب آیت اور حدیث مذکورہ جواب دوم درست ہوا تو اس مجلس میں شریک ہونا کیونکر منع ہو۔ (نصرۃ الابرار: ص ۱۴)

اگر ڈیروی صاحب کی لائبریری میں یہ فتویٰ موجود نہ ہو تو وہ ہم سے طلب کر سکتے ہیں، دوسروں کو طعنہ دینے والے ڈیروی صاحب کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ یہاں تو ان کے اپنے قائد "کانگریسی" نکل آئے۔ اس فتوے کے متعلق دور حاضر کے مورخ فاروق قریشی صاحب تحریر کرتے ہیں:

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا جنگ آزادی میں کردار سب کو معلوم ہے انہیں انگریز دشمنی وراثت میں ملی تھی ان کا تعلق علماء لدھیانہ کے اس خانوادے کے ساتھ ہے جس میں کئی کئی پشتیں برطانوی سامراج کے خلاف نبرد آزما رہیں ۱۸۵۷ء کے معرکہ میں اس خاندان کے مولانا عبدالقادر لدھیانوی لشکر لے کر بہادر شاہ ظفر کی مدد کو دہلی پہنچے تھے، برطانوی سامراج کے ہندوستانی فرزندوں نے کانگریس میں مسلمانوں کی شمولیت کو از روئے اسلام ناجائز قرار دیا تو علی محمد بھیم جی کے استفسار پر ہندوستان بھر کے پانچ صد علماء حق نے کانگریس میں شمولیت کو از روئے اسلام جائز ٹھہرایا تھا یہ فتوی بعد میں نصرۃ الابرار کے نام سے ایک کتابچہ کے نام سے طبع ہوا تھا اس کی ترتیب و تدوین کا کام علماء لدھیانہ کے مولانا شاہ محمد لدھیانوی اور مولانا شاہ عبدالعزیز لدھیانوی نے کیا تھا آپ رشتہ میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے دادا تھے اس فتوی پر مولانا احمد رضا خان بریلوی کے علاوہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کے خادم اور مسجد نبوی کے امام کے دستخط بھی ثبت ہیں اس فتوی کو کانگریس کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے تمام مورخین نے اس کا ذکر کیا ہے ہندوستان کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی تصنیف ہندوستان کی سیاسی تاریخ اور ہندوستان کا مستقبل میں اسے بطور خاص شامل کیا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ستمبر ۱۹۸۵ء، مضمون تحریک آزادی میں مسلمانوں کا کردار اور بھارت کی احسان ناشناسی)

اسی طرح ''مولوی احمد رضا خان'' نے ۱۹۲۰ء یعنی اپنی وفات سے صرف ایک سال پہلے ہندو کے متعلق جو فتوی جاری کیا اس میں بھی ہنود کے متعلق یہی نظریہ اپنایا کہ:

لهم مالنا و عليهم ما علينا

ان کیلئے ہے جو ہمارے لئے اور ان پر ہے جو ہم پر ہے

(رسائل رضویہ ج ۱ ص ۱۸)

تو پھر کیسے یقین کر لیا جائے کہ ''مولوی احمد رضا خان'' دو قومی نظریہ کے بانی تھے؟ حقیقت یہ ہے کہ ''احمد رضا خان'' کی وفات کے ''پچاس سال'' تک کسی سوانح نگار کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی کہ ہمارے اعلی حضرت تو دو قومی نظریہ کے بانی اور آزادی کے رہنما تھے ۱۹۷۱ میں پہلی بار پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد بریلوی نے ''فاضل بریلوی اور ترک موالات'' نامی کتاب میں اس بات کا انکشاف کیا کہ دو قومی نظریہ کے اصل بانی تو رضا خان صاحب ہی تھے اور اس وقت سے لیکر آج تک بنا کسی تاریخی شہادت کے بریلوی سوانح نگار یہی راگ الاپ رہے ہیں ڈیروی صاحب نے بھی اسی کتاب کی لکیریں پیٹی ہیں۔۔۔

ہم ڈیروی صاحب سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کسی مستند تاریخی شہادت سے یہ بات ثابت کریں کہ مسٹر جناح نے اپنی کسی تقریر میں آپ کے فاضل بریلوی کے اس فتوے کا حوالہ دیا ہو جس کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں اور کہا ہو کہ میں نے دو قومی نظریہ کا عقیدہ اس

فتوے کو پڑھ کر اپنایا ہے۔ کسی ایک مستند تاریخی شہادت سے اس بات کا ثبوت دیں کہ مسلم لیگ نے کبھی اپنے منشور میں اس فتوے کو شامل کیا ہو، جس کی بنیاد پر آپ کی جماعت پچھلے چالیس سال سے یہ جھوٹ بول رہی ہے کہ دوقومی نظریہ کے بانی احمد رضا خان صاحب تھے۔

(۷) ڈیروی صاحب نے مولا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ سنگین الزام بھی لگایا کہ وہ معاذ اللہ سیکولر ذہن کے آدمی تھے اسی لئے تو ہندو سے اتحاد کیا تھا۔

معاذ اللہ ہمیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ڈیروی صاحب یہ مضمون لکھتے ہوئے خدا خوفی سے بالکل بے پرواہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے قلم اٹھاتے وقت قسم کھائی تھی کہ اتنا جھوٹ بولو اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔ اتنا سنگین الزام تو آج تک مدنی صاحب کے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی لگانے کی جرات نہ ہوئی ڈیروی صاحب خدا کا خوف کریں ایک دن مرنا ہے، اللہ کے حضور ان کذب بیانوں کا جواب دینا ہے۔ کاش ڈیروی صاحب اتنا بڑا الزام لگا کر اپنی آخرت برباد کرنے سے پہلے ایک دفعہ جمعیت علمائے ہند کے اغراض ومقاصد پر ہی ایک نظر ڈال لیتے جو یہ ہیں۔

جمعیت علمائے ہند کے اغراض ومقاصد پر ایک نظر ڈالئے:

الف: اسلام، مرکز اسلام (حجاز) جزیرۃ العرب اور شعائر اسلام کی حفاظت، اور اسلامی قومیت کو نقصان پہنچانے والے اثرات کی مدافعت۔

ب: مسلمانوں کے مذہبی اور وطنی ضروریات کی تحصیل وحفاظت۔

ج: علماء کو ایک مرکز پر جمع کرنا۔

د: ملت اسلامی کی شرعی تنظیم اور محاکم شرعیہ کا قیام۔

ہ: شرعی نصب العین کے موافق قوم اور ملک کی کامل آزادی۔

و: مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اصلاح اور اندرون ملک حسب استطاعت اسلامی تبلیغ واشاعت۔

ز: ممالک اسلامیہ اور دیگر ممالک کے مسلمانوں سے اسلامی اخوت واتحاد کے روابط کا قیام واستحکام۔

ح: شرعی حدود کے مطابق غیر مسلم برادران وطن کے ساتھ ہمدردی اور اتفاق کے تعلقات کا قیام۔

(جمعیت علماء کیا ہے؟ صفحہ ۱۳ تا ۱۴)

جناب زین العابدین ڈیروی صاحب بتائیں کہ اس کے اغراض ومقاصد میں کونسی بات غیر شرعی ہے؟ آپ کو کونسی بات ایسی لگی جس سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ معاذ اللہ مولانا سید حسین احمد مدنی سیکولر ذہن کے مالک تھے؟؟؟

دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے ذرا اپنے قائد شاہ احمد نورانی کا گریبان پکڑیں جو اپنے کارکنان کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ: جمعیت علماء پاکستان کے کارکنان سیکولرازم کو کند ھا دیں گے۔ (امام شاہ احمد نورانی، ص ۱۱۹ از علامہ مہر محمد خان)

آپ کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس لئے سیکولر نظر آتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے قائد شاہ نورانی کی طرح روس کی ایجنٹی کر کے کیمونسٹوں کی حمایت نہیں کی؟؟ (ملاحظہ ہو روزنامہ جنگ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۷ ایڈیشن فضل کریم صاحب کا بیان)۔

ڈیروی صاحب نے یہ بھی الزام لگایا کہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ علامہ اقبالؒ کے بھی دشمن تھے اس لئے کہ انہوں نے اپنی شاعری سے لوگوں کو کانگریس سے برگشتہ کرا کر مسلم لیگ میں شامل کرالیا اور دو قومی نظریہ کے زبردست حامیوں میں سے تھے۔

حالانکہ ڈیروی صاحب کے علم میں ہونا چاہئے کہ یہ وہی علامہ اقبال ہیں جو مسٹر گاندھی کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

گاندھی جی سے ایک روز یہ کہتے تھے مالوی ۔۔۔ کمزور کی کمند ہے دنیا میں نارسا
نازک یہ سلطنت صفت برگ گل نہیں ۔۔۔ لے جائے گلستان سے اڑا کر جسے صبا
گاڑھا ادھر ہے زیب بدن اور ادھر زرہ ۔۔۔ صرصر کی رہ گزار میں کیا عرض تو تیا
پس کر ملے گا گرد رہ روزگار میں ۔۔۔ دانہ جو آسیا سے ہوا قوت آزما
بولا بات سن کہ کمال وقار سے ۔۔۔ وہ مرد پختہ کار وحق اندیش وباصفا
خارا حریف سعی ضعیفاں نمی شود ۔۔۔ صد کوچہ ایست در بن دنداں خلال را

(ذکر اقبال: ص ۱۱۲)

پروفیسر حامد حسن علی گڑھ یونیورسٹی نے ۱۵/ اکتوبر ۱۹۸۴ روزنامہ جنگ لندن میں اپنے مضمون ”اقبال پاکستان کے مخالف تھے“ میں اقبال کے تین چار خط شائع کئے جس میں واضح طور پر یہ بات ہے کہ اقبال کے نزدیک مسلمانوں کا علیحدہ سلطنت کا مطالبہ بے ہودہ ہے اور محمد علی جناح کی مسلم لیگ غلطی پر ہے۔

پھر بھی وہ علامہ اقبال ہیں جو مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

”مولانا حسین احمد مدنیؒ کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں“۔

(اقبال کا ذہنی ارتقاء، ص ۲۰۵)

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر اس حوالے سے دشنام طرازیاں کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لے لیتے جہاں آپ کی جماعت کے مولوی دیدار علی شاہ نے اقبال کی معروف نظم شکوہ جواب شکوہ پر یہ فتویٰ لگایا

جب تک ان کفریات کے قائل (علامہ اقبال) توبہ نہ کرے اس سے ملنا جلنا تمام مسلمان ترک کر دیں ورنہ سخت گناہ گار ہونگے۔

(ذکر اقبال: ص ۱۲۹، سرگزشت اقبال: ص ۱۶۱)

اسی طرح مولوی طیب دانا پوری بریلوی نے بھی اپنی بدنام زمانہ کتاب ”تجانب اہلسنت“ ص ۲۳۴، سے لیکر ۲۴۳ تک علامہ اقبال

پر کفر کے فتووں کی بھرمار کی ہے۔۔۔ماضی قریب میں آپ کے مسلک کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی کے جانشین مفتی اقتدار خان نعیمی نے علامہ اقبال کے خلاف ایک رسالہ "تنقیدات اقتدار بر نظریات اقبال" کے نام سے لکھا اس میں سے چند فتوے ملاحظہ ہوں

اقبال اللہ اور نبیوں کا گستاخ ہے (ص ۱۴۔۲۲،۲۳،۵۲،۵۸)

اقبال نے ساری عمر انگریز نوازی کی (ص ۱۶)

اقبال کو پڑھ کر غیر مسلم کے ذہن میں اسلام اور مسلمان کا جو حلیہ ابھرتا ہے اس کا خمیازہ سب اچھے برے مسلمانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے ۔(ص ۲۷)

علامہ اقبال صوفیاء کا دشمن ہے (ص ۳۹)

اقبال ہندو کو کافر نہیں سمجھتا اقبال تفضیلی شیعہ بھی ہے (ص ۵۴)

اقبال مسلمانوں کو مسجدوں سے ہٹا کر مندروں کی طرف لیجانے چاہتے ہیں (ص ۶۴)

یہاں ہم نے صرف چند فتوے نقل کئے ہیں یہ رسالہ آج بھی لاہور کے نعیمی کتب خانے سے دستیاب ہے۔غور فرمائیں جب پاکستان بننے کے بعد اقبال کے بارے میں بریلوی قوم کا یہ تصور ہے تو پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے ان لوگوں نے کیا کیا گل کھلائے ہو نگے ؟۔

ڈیروی صاحب نے یہ بھی گلہ کیا کہ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نے تحریک پاکستان میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔حالانکہ یہ محض الزام نہیں حقیقت ہے۔ہم نے ماقبل میں کئی فتوے باحوالہ نقل کردیئے کہ آپ کے اکابر نے مسلم لیگ میں شمولیت حرام ہے کہ فتوے دیئے اور مسٹر جناح کو مرتد اور اس کی جماعت کو مرتدین کی جماعت کہا۔مزید حوالے بھی ملاحظہ فرمالیں۔تقسیم ہند کے حوالے سے ایک سوال آپ کے رضا خان صاحب کے پاس بھی آیا تھا اس کا جواب وہ دیتے ہیں کہ:

کیا گورنمنٹ تمہیں ملک دے دیگی کہ اس میں خالص احکام اسلامی جاری کرو یہ تو ممکن نہیں نہ تمہاں ان کو ملے ۔پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لو گے ایک حصہ میں تم اسلام احکامی جاری کرو ایک میں وہ مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکام کفر ہیں۔بر تقدیر ثانی ظاہر ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو ان لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعت مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہو (فتاوی رضویہ :ج ۱۰ ص ۱۵۶)

غور فرمائیں ڈیروی صاحب اکس پرزور طریقے سے تقسیم ہند کی مخالف ہورہی ہے کہ اس طرح تو ایک حصہ پر اسلامی نظام اور ایک حصہ پر جو ہندوستان کہلائے گا کفر کے احکام تمہاری مرضی ورضا سے جاری ہوجائیں گے ،جو خود کفر ہے۔اس لئے تقسیم کسی صورت جائز نہیں ہوسکتی ۔۔

احمد رضا خان صاحب کے خلیفہ مولوی نعیم الدین مرادآبادی کہتے ہیں کہ:

""چند فاش غلطیاں بھی کیں جن کی بناء پر بقول مولانا حسرت موہانی مرحوم "لنگڑا پاکستان" بنا۔""

(حیات صدر الافاضل: ص ۱۹۲)

مفتی وقار الدین بریلوی لکھتے ہیں کہ:

سنی علماء میں سے کوئی بھی مسلم لیگ کا ممبر نہیں بنا اور نہ محمد علی جناح کی قیادت کو قبول کیا۔ (وقار الفتاوی: ج ۱ ص ۸)

ڈیروی صاحب کے پاس تحریک پاکستان میں شمولیت کے حوالے سے کوئی ریکارڈ ہے تو وہ ۱۹۴۵ کی سنی کانفرنس ہے اسی کانفرنس کی کاروائی کو لیکر مختلف بریلوی مورخین عوام کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو! ہم نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا حالانکہ اس کانفرنس کی حالت خود بریلویوں ہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

حضرت قبلہ عالم (پیر جماعت علی شاہ۔۔۔از ناقل) حق گوئی میں بنہایت بے باک تھے اجلاس سے قبل بنارس پہنچنے سے پہلے کئی مخلص عقید تمند خدمت والا میں عرض کر چکے تھے کہ اس اجلاس میں مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان کی حمایت میں کچھ کہنے سے اجتناب کیجئے اس لئے کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایسا کیا تو جلسے میں سخت ہنگامہ ہوگا۔

چنانچہ شرکائے جلسہ میں سے کئی علماء نے آپ کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ جلسے کو درہم برہم کرنے کیلئے شور و غوغا مچا۔ جناح صاحب پر کفر کے فتووں کا اعلان ہوا۔ (سیرت امیر ملت: ص ۴۷۵)

قارئین کرام ہم نے یہاں انتہائی اختصار کے ساتھ ڈیروی صاحب کے مضمون کا جواب دیا ہے ہماری ڈیروی صاحب سے بھی گزارش ہوگی کہ تحریک پاکستان کے حوالے سے اصل حقائق کو ابھی صدیاں نہیں گزریں اس لئے اب بھی بہتری اسی میں ہے کہ ان حقائق کو یہی رہنے دیں۔۔۔ڈیروی صاحب کو اعتراضات کرنے سے پہلے آئینہ دیکھ لینا چاہیے تھا۔ بہر حال اگر ڈیروی صاحب نے ہمارے س جوابی مضمون کے جواب میں بھی پھر کوئی پر فریب مضمون لکھنے کی غلطی کی تو انشاء اللہ ہم اسی طرح جواب کا حق محفوظ رکھتے ہیں کہ

یار زندہ صحبت باقی!

و ما علینا اللا البلاغ